# خودکشی، مصائب اور صبر جمیل

زندگی بعض اوقات انسان کو مایوسی کے دہانے پر لا کھڑا کرتی ہے۔ شدید جسمانی تکلیف، سنگین بیماری، مسلسل ناانصافی یا کسی پیارے کی جدائی ناقابلِ برداشت محسوس ہو سکتی ہے۔ ایسے لمحات میں ایک مومن نہ صرف اپنی تکلیف کے مقصد بلکہ زندگی کے تسلسل کے معنی پر بھی سوال اٹھا سکتا ہے۔ اسلام اس انسانی تجربے کو ہمدردی اور وضاحت کے ساتھ مخاطب کرتا ہے، اور ہمیں خودکشی (Self-destruction) کے بجائے 'صبر جمیل' (Sacred Endurance) کے راستے کی طرف رہنمائی فراہم کرتا ہے۔

## خودکشی کی ممانعت کیوں

اسلامی نقطہ نظر کے مطابق، زندگی ہماری ذاتی ملکیت نہیں بلکہ اللہ کی طرف سے ایک امانت (Trust) ہے۔ اسی لیے اپنی جان لینا ممنوع ہے۔ یہ ممانعت انسانی درد کی نفی نہیں کرتی، بلکہ انسانی وقار اور مقصدِ حیات کا تحفظ کرتی ہے۔ اپنی زندگی کا خاتمہ کرنا گویا اس بات کا اظہار ہے کہ (معاذ اللہ) اللہ سے ہماری آزمائش کے تعین میں کوئی غلطی ہوئی ہے، حالانکہ حقیقتِ حال یہ ہے کہ ہر امتحان حکمت پر مبنی اور با معنی ہوتا ہے۔

## آزمائش بطور موقع برائے تعمیرِ ذات

نبی کریم ﷺ نے تعلیم دی ہے کہ بیماری اور سختی ایک مومن کے لیے گناہوں سے پاکیزگی کا ذریعہ بن سکتی ہے:

"مسلمان کو جو بھی تھکن، بیماری، فکر، غم، تکلیف یا پریشانی لاحق ہوتی ہے، یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کانٹا بھی چبھے، تو اللہ اس کے بدلے اس کے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔" (بخاری و مسلم)۔

اس کا مطلب یہ نہیں کہ تکلیف بذاتِ خود اجر کا باعث ہے، بلکہ اجر کا انحصار مومن کے ردِ عمل پر ہے۔ درد کو صبر، امید اور توکل کے ساتھ برداشت کرنا اسے تزکیۂ نفس اور بلندیِ درجات کا ذریعہ بنا دیتا ہے۔ درحقیقت، زندگی کے آخری مراحل کی آزمائشیں روحانی ترقی کے غیر متوقع مواقع بن سکتی ہیں—دنیا سے پاک ہو کر اور اللہ کے قریب ہو کر رخصت ہونے کا ایک سنہرا موقع۔

## صبر جمیل: جمود نہیں، بلکہ عمل

تکلیف کو اللہ کی رضا سمجھ کر قبول کرنے کا مطلب بے بسی کے ساتھ ہتھیار ڈال دینا نہیں ہے۔ اس کا مطلب ہے:

- جائز اور قانونی ذرائع سے ہر ممکنہ علاج اور معاونت کی تلاش۔
- تکلیف کو تنہا سہنے کے بجائے دوسروں سے مدد طلب کرنا۔

- خلوصِ دل سے دعا کرنا، صرف تکلیف سے نجات مانگنے کے لیے نہیں، بلکہ خدا کی رحمت، ہدایت اور استقامت حاصل کرنے کے لیے۔
- اس بات پر غور کرنا کہ ہم اس صورتحال سے کیا سیکھ سکتے ہیں، ہماری اب بھی کیا ذمہ داریاں ہیں، اور یہ کہ ہم خود تکلیف میں ہو کر بھی دوسروں کی مدد کیسے کر سکتے ہیں۔

صبر جمیل دو رویوں کا مجموعہ ہے: **صبر** اور **رضا** (اللہ کے فیصلے پر راضی رہنا)، جبکہ اپنی حالت کو بہتر بنانے کے لیے کوشش جاری رکھنا۔

## امید کی آزمائش

شدید مصائب کا سب سے مشکل پہلو امید کا دامن تھامے رکھنا ہے۔ تاہم، قرآن کریم مایوس ہونے سے خبردار کرتا ہے:

"اپنے پروردگار کی رحمت سے گمراہوں کے سوا کون مایوس ہو سکتا ہے۔" (الحجر 15:56)

امید کا کھو دینا نہ صرف دنیا میں مایوسی کی طرف لے جاتا ہے بلکہ روحانی زوال کا باعث بھی بنتا ہے۔ امید درد کو ختم تو نہیں کرتی، لیکن یہ دل کو زندہ اور اللہ سے وابستہ رکھتی ہے۔

قرآنِ پاک حقیقی نیکی کے حامل ان لوگوں کو قرار دیتا ہے جو نہ صرف نماز پڑھتے اور زکوۃ دیتے ہیں بلکہ تنگدستی، بیماری اور جنگ کے وقت صبر کرنے والے ہیں۔ یہی لوگ سچے ہیں اور یہی پرہیزگار ہیں۔" (البقرہ 2:177)۔ یوں مصائب میں استقامت اللہ کے وفادار بندے کی پہچان بن جاتی ہے۔

حضرت ایوب علیہ السلام کی داستان اس حقیقت کی بہترین مثال ہے۔ آپؑ کو مال و دولت، اولاد اور صحت کی محرومی کے ذریعے آزمایا گیا، یہاں تک کہ بیماری نے آپؑ کے جسم کو نڈھال کر دیا اور آپؑ کے پاس تقریباً کچھ نہ بچا۔ پھر بھی، اپنی شدید ترین تکلیف میں آپؑ نے دعا کی:

"مجھے بیماری لگ گئی ہے اور تو سب رحم کرنے والوں سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے۔" (الانبیاء 21:83)۔

اللہ نے نہ صرف آپؑ کو شفا دی بلکہ تمام نعمتیں دوبارہ عطا فرما دیں، جس سے آپؑ کی زندگی ایک دائمی یاد دہانی بن گئی کہ صبر اور اللہ پر بھروسہ سخت ترین آزمائشوں کو بھی رحمت کے مواقع میں بدل دیتا ہے۔

اس کی جھلک ہمیں آج بھی نظر آتی ہے۔ کینسر کے آخری مرحلے میں بستر سے لگے ایک شخص نے کہا تھا: "میں سوچتا تھا کہ میری بیماری نے میری زندگی ختم کر دی ہے، لیکن اب میں دیکھ رہا ہوں کہ اس نے مجھے ایک نئی زندگی دی ہے۔ میرے بچوں نے میرا صبر دیکھا، میرے

دوستوں نے صحت کی قدر جانی، اور میں نے اللہ سے وہ قربت محسوس کی جو پہلے کبھی نہ تھی۔" ان کا درد ختم نہیں ہوا تھا، لیکن ایمان کے ساتھ ردِعمل دے کر انہوں نے اپنی تکلیف کو عزم و استقامت کی ایک میراث اور ابدیت کی تیاری میں بدل دیا۔

## مایوسی میں دوسروں کا سہارا بننا

جب ہمارے ارد گرد کوئی شخص شدید تکلیف میں ہوتا ہے، تو ہمارا ردِعمل بھی ایک امتحان ہوتا ہے۔ ہمدردی، عملی مدد اور ان کی بات سننا بذاتِ خود ایک عبادت بن سکتا ہے۔ بعض اوقات، کسی دکھی انسان کے پاس خاموشی سے بیٹھنا یا کسی چھوٹے سے کام میں ان کی مدد کرنا انہیں اگلے دن کا سامنا کرنے کی ہمت دے سکتا ہے۔

## ابدی تناظر

ابدیت کے مقابلے میں، دہائیوں کی تکلیف بھی سمندر میں ایک قطرے کی مانند ہے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن اس شخص کو جس نے دنیا میں سخت ترین زندگی گزاری ہوگی، جنت میں ایک غوطہ دیا جائے گا اور پھر اس سے پوچھا جائے گا، "کیا تم نے کبھی کوئی سختی دیکھی؟" وہ جواب دے گا، "خدا کی قسم، میں نے کبھی کوئی سختی نہیں دیکھی۔" (مسلم)۔ یہ تناظر تکلیف کو کم تو نہیں کرتا، لیکن اسے امید اور اجر کے ایک وسیع افق میں پرو دیتا ہے۔

## غور و فکر: درد کو مقصد میں بدلنا

اگر آپ اس وقت کسی مشکل سے گزر رہے ہیں، یا کسی ایسے شخص کو جانتے ہیں:

1. اپنے درد اور تکلیف کے حقیقی احساسات کو تحریر کریں۔
2. بغیر کسی شرمندگی کے اللہ سے مدد، طبی امداد، یا جذباتی سہارے کے طریقوں پر غور کریں۔
3. صبر جمیل کا ایک عزم لکھیں، جیسے: "یہ درد بے معنی نہیں ہے۔ میں صبر کے ساتھ اس کا سامنا کرنے، مدد لینے اور اس بات پر یقین رکھنے کی کوشش کروں گا کہ اللہ اسے میری پاکیزگی اور اجر کا ذریعہ بنا سکتا ہے۔"

یہ مشق تکلیف کو ختم نہیں کرتی، لیکن اسے مایوسی کے بجائے روحانی ترقی کے مقام کے طور پر از سرِ نو ترتیب دیتی ہے۔